نئے صوبوں کا فوجی چورن۔۔اب پنجاب تقسیم ہونا چاہیئے۔۔



ابو حیان سعید

نئے صوبوں کا فوجی چورن ..اب پنجاب تقسیم ہونا چاہیئے

ابو حیان سعید
یکم اگست 2026

" اگر جی ایچ کیوٴمیں دم هے تو پہلے پنجاب تقسیم ہونا چاہیئے .."

عوام کو آپس میں لڑوا کر " تقسیم کرو اور حکومت کرو " کا نیا فوجی چورن ----

پاکستان میں جب بھی جی ایچ کیوٴ اپنی نا اہلی چھپانے کی کوشش کرے ، سیاسی بحران، انتخابات کا موقع، یا عوامی توجہ اہم مسائل سے ہٹانی ہوتی ہے، تو "نئے صوبوں" کا نعرہ ایک آسان اور سیاسی "چورن" کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ایک بار پھر ” لاڈلے سالے صاحب “ حضرت محسن نقوی لع نے پاکستانیوں کو پھدو بنانے کے لیئے سب سے پٹا ہوا گھٹیا کارڈ کھیل کر جی ایچ کیو کی نااہلی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی هے ساتھ هی ڈی جی آئس پیار نے بھی اپنی لا یعنی اور بے ربط گفتگو کے دوران اس کیچڑ سے نئے صوبوں کا من و سلوی پیدا کرنے کی کوشش کی هے ۔

انتظامی لحاظ سے ملک کو چھوٹے اور بااختیار یونٹس کی ضرورت سے انکار نہیں، لیکن جس انداز میں یہ بحث چلائی جاتی ہے، وہ محض سیاسی پوائنٹ اسکورنگ ، جی ایچ کیو کی نا اہلی اور ملک میں جاری قتل و غارت پر پردہ ڈالنے کی سازش معلوم ہوتی ہے۔

1. آئینی اور سیاسی بنبست (Constitutional Deadlock)

نئے صوبے کا قیام صرف بیانات سے ممکن نہیں۔ آئینِ پاکستان کے تحت اس کے لیے:

- قومی اسمبلی اور سینٹ میں **دو تہائی اکثریت**۔
- متعلقہ صوبائی اسمبلی کی **دو تہائی اکثریت** کی منظوری۔

موجودہ سیاسی قطب نما اور لسانی/سیاسی مفادات کی موجودگی میں کسی بھی بڑی صوبائی اسمبلی سے اپنے ہی صوبے کو تقسیم کرنے کی منظوری حاصل کرنا تقریباً ناممکن بنا دیا گیا ہے۔

2. اصل مسئلہ: اختیار کی منتقلی بمقابلہ نیا گورنر ہاؤس

نئے صوبوں کی آڑ میں اکثر صرف نئی نوکر شاہی، گورنر ہاؤسز، اور وزیروں کا بوجھ بڑھانے کی بات کی جاتی ہے۔ اصل ضرورت انتظامی خود مختاری کی ہے:

- **مقامی حکومتیں (Local Governments):** اگر بلدیاتی نظام کو بااختیار اور مالی طور پر خودکفیل نہ بنایا جائے، تو نیا صوبہ بننے کے بعد بھی اختیارات نئے صوبائی دارالحکومت کے ایلیٹ کے پاس ہی رہیں گے، عام آدمی تک نہیں پہنچیں گے۔
- **مالیاتی عدم مساوات:** محض سرحدیں بدلنے سے صوبوں کے اپنے وسائل پیدا کرنے کی صلاحیت اور صوبائی کنٹرول کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

3. سیاسی مفادات اور نعرے بازی

تاریخی طور پر جب بھی جنوبی پنجاب، ہزارہ، یا کراچی/سندھ میں نئے انتظامی یونٹس کا غلغلہ اٹھا، وہ انتخابات کے بعد ٹھنڈا پڑ گیا۔ سیاسی جماعتیں اسے ووٹ بینک گرمانے کے لیے استعمال کرتی ہیں، لیکن جب اقتدار میں آتی ہیں تو آئینی عمل شروع کرنے سے بھی کتراتی ہیں۔

جب تک نچلی سطح (بلدیات) پر حقیقی مالی و انتظامی اختیارات منتقل نہیں کیے جاتے اور آئینی عمل پر سنجیدہ اتفاقِ رائے نہیں بنتا، تب تک نئے صوبوں کی باتیں محض سیاسی بیانیے اور نعرے بازی تک ہی محدود رہیں گی۔

سب سے پہلے پنجاب کو تقسیم کیا جائے ۔۔ اب سب کا نعرہ ھونا چاہیئے ۔ " اب پنجاب تقسیم ھونا چاہیئے "۔

کسی بزعم خود عقل مند 12 جماعت پاس جرنیلی دولے شاہ کے چوھے کے دماغ والے پراس قسم کے نایاب خیالات کی آمد ھوئ ۔ ۔
ھمارا کہنا ھے کہ اگر کسی کے اندر دم ھے تو وہ مرد کا بچہ بنے تو سب سے پہلے پاکستان میں سب سے بڑے بھائ یعنی پنجاب کو قربانی دینی چاہیئے ۔
فوجی جنتا پہلے پنجاب کو بارہ پندرہ صوبوں میں تقسیم کرے ۔
فیلڈ مارشل تو ابھی ابھی جوان ھوئے ھیں ان کے فوجی باپ جنرل ضیاءالحق اور جنرل پرویز مشرف بھی اسی قسم کے شوشے چھوڑتے رھے ، اس دوران ھمارے سیدھے سادے سندھی بھائ اس پروپیگنڈے کا شکار ھو جاتے ھیں ،
ھونا یہ چاہیئے کہ تمام سندھی یہ مطالبہ کریں کہ کہ سب سے پہلے پنجاب کو تقسیم کرو ، پھر خیبر پختونخواہ کو تقسیم کرو ، پھر بلوچستان کی طرف آؤ ،
میرے تمام سندھی بھائ یقین کریں کہ فوجی جرنیولوں کی ھوا نکل جائے گی ،
پنجابی خود ان جرنیلوں کی ساری ھوا نکال دیں گے ، آئ ایس آئ ھر دس بیس سال بعد اس غلاظت میں لتھڑی فائل کو جرنیلوں کے قارورے سے دھو کر منظر عام پر لے آتی ھے پھر کچھ دن بعد یہ بدبو دار فائل واپس چلی جاتی ھے --